ترانہ جمعیۃ علماء ہند

وہ لہراتا نظر آتا ہے ’’حزب اللہ‘‘ کا جھنڈا
وہی تھا فتح مکہ میں ’’رسول اللہ‘‘ کا جھنڈا

وہ جھنڈا نائبین احمد مختار کا جھنڈا
خدا شاہد کہ وہ تھا سید الابرار کا جھنڈا
وہ محبوب خدا ے دین پُر انوار کا جھنڈا
جہاد فی سبیل اللہ کے اسرار کا جھنڈا

وہ لہراتا ہے جھنڈا دیکھئے مردان غازی کا
نشاں ہے جوکہ اصحاب نبی کی پاکبازی کا

نشاں جمعیۃ علماء کے دینی رہنماؤں کا
علم اسلام کے شیدائیوں کے پیشواؤں کا
وہ جھنڈا کشتی ملت کے ماہر ناخداؤں کا
وہ نورانی پھریرا دین حق کے باوفاؤں کا

وہ جھنڈا یادگار فتح مکہ آج لہرایا
ستارہ قوم کی قسمت کا یعنی اوج پر آیا

وہ جس میں راز پوشیدہ ہے دینی سربلندی کا
وہ اک حبل متیں ہے قوم کی شیرازہ بندی کا
وہ طوفان حوادث میں سبق ہے ہوشمندی کا
وہ ہے اک درس اقوام و ملل کی ارجمندی کا

ظفر مندی کا مژدہ صاحب لولاک کا جھنڈا
بشارت فتحمندی کی، رسول پاک کا جھنڈا

وہ جھنڈا امت خیرالوریٰ کے مہربانوں کا
وہ جھنڈا ملت بیضا کے سچے پاسبانوں کا
وہ جھنڈا ہے محمد مصطفیٰ کے راز دانوں کا
وہ جھنڈا ہے نبی الانبیا کے کاروانوں کا

اسی جھنڈے کے سایہ میں بنا ایوان حریت
اسی جھنڈے سے قائم ہے وطن میں شان حریت

وہ جھنڈا قوم مسلم کی ہے اس رہبر جماعت کا

شرف حاصل رہا ہے جس کو قوموں کی امامت کا
وہ جھنڈا جس کے نیچے درس ملتا ہے شجاعت کا
وہ جھنڈا جو ہے مظلومین عالم کی حمایت کا
اسی جھنڈے کی عظمت راز ہے قوموں کی عظمت کا
کرے اعزاز اس جھنڈے کا جو طالب ہو عزت کا

وہ اک جھنڈا ہے محبوب خدا کے جاں نثاروں کا
علم ہے وہ جہاد زندگی کے شہسواروں کا
وہ جھنڈا ہے خدام کے دین کے خدمت گذاروں کا
وہ زیب دست اہل حق ہے جھنڈا حق کے پیاروں کا
وہ لہراتا ہے تائید الٰہی کی ہواؤں میں
وہ پھیلاتا ہے غیبی فتح ونصرت کو فضاؤں میں

وہ جھنڈا آج لہرایا فداکاران امت کا
وہ جھنڈا آج لہرایا رضاکاران ملت کا
وہ لہرایا ہے، جھنڈا اہل فضل وعلم وحکمت کا
مواسات ومروّت کا، مساوات واخوت کا
جھکایا اس کی لہروں نے ہراک طاغوت کے سرکو
مٹایا اس نے عالم سے ہراک ظالم کے ہر شر کو

سبق دیتی ہیں اس کی دھاریاں اجلی بھی کالی بھی
کہ بدحالی کی ظلمت میں ہے نور نیک حالی بھی
زمانے کے ہیں کچھ ایام اسفل، کچھ ہیں عالی بھی
کہ شادابی بھی ہے اس میں کبھی ہے خشک سالی بھی
خوشی میں جو نہ ہو مغرور وہ انسان عاقل ہے
غمی میں جو ہوا مایوس وہ انسان جاہل ہے

ہیں اجلی دھاریوں سے اس میں کالی دھاریاں زیادہ
اشارہ ہے کہ صحت سے ہیں کچھ بیماریاں زیادہ
زمانے میں نکوکاری سے ہیں بدکاریاں زیادہ
جہاں میں عزت قومی ہے کم اور خاریاں زیادہ
مگر ظلمات شب سے پھوٹتی ہے صبح صادق پھر
غم ایام قومی کو پلٹ دیتا ہے خالق پھر

وہ جھنڈا، انقلابات جہاں کا ایک جھنڈا ہے
کہ وہ اصلاح جذبات نہاں کا ایک جھنڈا ہے
وہی تہذیب صحن گلستاں کا ایک جھنڈا ہے
وہ ایام بہاراں اور خزاں کا ایک جھنڈا ہے
مصائب میں حوادث میں نہ گھبرانا سکھاتا ہے
بُرے احوال میں گِھرکر سدھرجانا سکھاتا ہے

ولی اللہ، شہہ عبدالعزیز، امداد اور قاسم
رشید احمد ومحمودالحسن نے کی تھی جو قائم
کفایت اور حسین احمد تھے جس کے صدر اور حاکم
کبھی احمد سعید اور حفظ رحمٰن جس کے تھے ناظم
اسی جمعیۃ عظمٰی کے ان اجداد کا جھنڈا
وہ جھنڈا ہے انھیں اجداد کی اولاد کا جھنڈا

اسی جھنڈے تلے ہم نے لڑی ہے جنگ آزادی
اسی جھنڈے کے نیچے آئی انگریزوں کی بربادی
وطن کی ہے اسی جھنڈے کے نیچے آئی انگریزوں کی بربادی
اسی کا فیض ہے اہل وطن کی آج دل شادی
وہ شیخ الہند محمودالحسن کو تھا بہت پیارا
وہی جھنڈا رہا شیخ الحرم کی آنکھ کا تارا

مٹاتا ہے وطن سے آج وہ فرقہ پرستی کو
وفورجبر واستبداد وظلم وجور و پستی کو
عطاکرتا ہے اپنا فیض وہ ہر ایک ہستی کو
بساتا ہے وہ اب اے فخر مظلوموں کی بستی کو
وہ جھنڈا، جوکہ تھا کل تک حسین احمد کے ہاتھوں میں
وہی ہے، آج اس کے جانشیں اسعد کے ہاتھوں میں

وہ لہراتا نظر آتا ہے ’’حزب اللہ‘‘ کا جھنڈا
وہی تھا فتح مکہ میں ’’رسول اللہ‘‘ کا جھنڈا